جمعہ | 21-اگست 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعہ 21 اگست 1998ء 27 ربیع الثانی 1419 ہجری 21 ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 182

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قول و فعل میں مطابقت

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی۔ دوسرے دوزخی اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے، اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ ہاں' میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا، لیکن خود کیا کرتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ النار)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی تم لوگوں کو نیکی کا امر کرتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار (یعنی اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو) کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591-590)

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں

○ (ا) واقفین نو کے والدین سے گذارش ہے کہ آپ بچوں کے جو کاغذات مرکز بھجوائیں ان میں سے ہر کاغذ پر بچے کا حوالہ نمبر ضرور درج فرمائیں۔ حوالہ نمبر اندازے سے نہیں بلکہ چیک کرکے درست حوالہ نمبر تحریر کریں۔

(ا ا) نیز بچے کا نام اور کوائف بھی احتیاط سے درج کریں۔ معمولی سی تبدیلی بھی وکالت کے لئے مشکل پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے مثلاً کسی بچے کا نام "احمد مبشر" درج کروایا گیا ہے اور بعد میں "مبشر احمد" لکھ کر بھجوایا جائے یا محمد مبشر احمد لکھ دیا جائے تو وقت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح بچے کے والدین کے نام اور دیگر کوائف تحریر کرنے میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء

21 تا 23-اگست 98ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کا پروگرام براہ راست نشر نہیں ہو گا بلکہ اس کی ریکارڈنگز مورخہ 22-اگست تا 30-اگست مختلف اوقات میں پیش کی جائیں گی۔ شیڈول حسب ذیل ہے۔

22- اگست 1998ء بروز ہفتہ

6-10 شام- تیاری و معائنہ انتظامات
6-40 شام- تقریب پرچم کشائی
6-50 شام- خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
7-50 رات- ایم ٹی اے ورائٹی (جلسہ سالانہ جرمنی)
8-05 رات- مجلس عرفان
9-35 رات- خبریں
11-20 رات- خطبہ جمعہ (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

23-اگست 1998ء بروز اتوار

6-15 صبح- خطبہ جمعہ۔
6-05 شام- دستاویزی فلم جلسہ جرمنی کے بارے میں
6-35 شام- پروگرام نومبائعین
7-05 رات- حضور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب۔
9-05 رات- ایم ٹی اے ورائٹی جلسہ جرمنی۔
9-35 رات- خبریں۔
11-35 رات- حضور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب (دوبارہ)

24-اگست 1998ء بروز سوموار

6-20 صبح- حضور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب (دوبارہ)
6-00 شام- اختتامی خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ جرمنی سے۔
11-30 رات- اختتامی خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ جرمنی سے (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

25-اگست 1998ء بروز منگل

6-00 صبح- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ جرمنی سے اختتامی خطاب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

28-اگست 1998ء بروز جمعہ

5-00 شام- خطبہ جمعہ مورخہ 21- اگست 1998ء۔
8-50 رات- خطبہ جمعہ مورخہ 21- اگست 1998ء (دوبارہ)۔
1-40 رات- خطبہ جمعہ مورخہ 21- اگست 1998ء (دوبارہ)

29-اگست 1998ء بروز ہفتہ

6-00 صبح- خطبہ جمعہ مورخہ 21- اگست 1998ء
6-05 شام- جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات۔
6-10 شام- ایم ٹی اے ورائٹی (جلسہ جرمنی 98ء)
6-40 شام- دستاویزی فلم (اہم شعبہ جات کے بارے میں- لنگر خانہ)
7-20 رات- حضور ایدہ اللہ کا جلسہ جرمنی 98ء سے اختتامی خطاب (دوبارہ)
11-30 رات- حضور ایدہ اللہ کا جلسہ جرمنی 98ء سے اختتامی خطاب (دوبارہ)
9-30 رات- جھلکیاں جلسہ سالانہ 1998ء۔

30-اگست 1998ء بروز [illegible]

6-15 صبح- حضور ایدہ اللہ کا جلسہ جرمنی 98ء سے اختتامی خطاب (دوبارہ)
11-00 دن- خطبہ جمعہ مورخہ 21- اگست 1998ء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

واقعاتِ شیریں

حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز واقعات

دعا کی شرط!

○ "تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا۔ اور وہ دعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا"

(ملفوظات جلد نہم ص 24)

دعاؤں کا ہتھیار

○ "کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ کسی ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سرو سامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا"

(ملفوظات جلد نہم ص 27)

ریاء سے بچو

○ "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ میں نے تذکرۃ الاولیا میں دیکھا ہے کہ ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ اسے کچھ ضرورت تھی اس نے وعظ کیا اور دوران وعظ میں بزرگ نے یہ بھی کہا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے مجھے ایک دینی ضرورت پیش آگئی ہے مگر اس کے واسطے روپیہ نہیں ہے کوئی اس کی مدد کرے۔ ان کے وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھ کر ایک بندہ خدا نے صالح سمجھ کر دس ہزار روپیہ اس کو دیا۔ اس بزرگ نے اٹھ کر روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی بڑی تعریف کی اور کہا یہ شخص بڑا ثواب پائے گا۔ جب اس شخص نے ان باتوں کو سنا تو اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہو گئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو تو اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر باآواز بلند اس نے کہا مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی ہے وہ مال میرا نہ تھا بلکہ اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کا روپیہ خود بخود دینے کا مختار نہ تھا اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا جو دینا نہیں چاہتی اب وہ مطالبہ کرتی ہے اس لئے واپس دے دو اس بزرگ نے تو اسے روپیہ دے دیا مگر لوگوں نے بڑی لعن طعن کی اور کہا کہ اس کی اپنی بدنیتی ہے معلوم ہوتا ہے پہلے وعظ سن کر جوش میں آگیا اور روپیہ دے دیا اب روپیہ کی محبت نے مجبور کیا تو یہ عذر بنا لیا ہے غرض وہ روپیہ لے کر چلا گیا۔ یا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بے وقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا کسی نے کہا جھوٹا ہے روپے دے کر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ اور وہ مجلس برخاست ہوئی مولوی صاحب بھی وعظ کر کے چلے گئے۔ مگر جب وقت گذر گیا اور رات کی سنسان گھڑیاں تھیں تو رات کے دو بجے وہ شخص وہ روپیہ لے کر اس بزرگ کے مکان پر چپکے سے گیا اور آخر انہیں آواز دی وہ سوئے ہوئے تھے انہیں جگایا اور وہی دس ہزار روپیہ رکھ دیا اور عرض کی کہ حضور میں نے یہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے واسطے دیا تھا۔ یہ روپیہ اس وقت اس لئے نہیں دیا تھا کہ آپ میری تعریف کریں۔ آپ نے بر سر عام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا میری تو نیت اور تھی اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اور بہانہ کیا تھا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں بس اب میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مرنے تک اس کا ذکر نہ کریں فلاں نے یہ دیا ہے۔ یہ سن کر وہ بزرگ رو پڑے اس نے پوچھا آپ روئے کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رونا اس لئے آیا کہ تو نے ایسا اخفا کیا ہے کہ جب تک یہ لوگ رہیں گے تجھے لعن طعن کریں گے کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ان کو اس حقیقت کی کیا خبر اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے لعنتیں منظور ہیں مگر ریاء سے بچنا چاہتا ہوں غرض وہ چلا گیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس امر کو ظاہر کر دیا جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کرلیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے جیسا کہ بدمعاش کسی بد چلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے اسی طرح ایک متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے تقویٰ کے مراتب بہت ہیں لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریاء کا ذکر کیا ہے جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے"

(یہ واقعہ ملفوظات جلد ششم ص 389' 390' 335' 336 اور جلد اول ص 22-23 جلد دہم ص 409 میں مختلف تفاصیل سے درج ہے یہاں تمام تفاصیل کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مرتب)

جب اللہ چاہے

○ خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آ جاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر ننگے بدن مجبوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حبشی آیا ہے اور اس گنڈا سے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے اس کی شکل نہایت ہی پر ہیبت اور خوفناک ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیر اعظم قید خانے میں گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بول اٹھے کہ پہلے میرا خواب سن لو چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص 187)

نورِ سحر

چل گزر راہِ فنا سے بے خطر ہونے کے بعد
معرکے ہوتے ہیں سر سینہ سپر ہونے کے بعد

کیا ہوا دریا میں گر موجیں قیامت خیز ہیں
پار لگتے ہیں سفینے شور و شر ہونے کے بعد

گریۂ پیہم سے ہوتی ہے رسائی وصل تک
رنگ لاتی ہے وفا آشفتہ سر ہونے کے بعد

جگمگا دے جلوۂ توحید سے دشتِ جہاں
سرنگوں بیٹھا ہے کیا رشکِ قمر ہونے کے بعد

اٹھ گلستانِ جہاں میں زمزمہ پرداز ہو
خوابِ غفلت تابکے نورِ سحر ہونے کے بعد

جوگ لینا یا اُداسا کھینچنا آساں نہیں
آتا ہے دھونی رمانا دربدر ہونے کے بعد

خاک سے کمتر سہی لیکن اے مُصلح کیا عجب
کیمیا بن جاؤں میں ان کی نظر ہونے کے بعد

مصلح الدین راجیکی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ فجی 20- ستمبر 1983ء

مرتبہ : یوسف سلیم ملک

امامت کی فلاسفی

اس مجلس میں امامت کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ جس کا حضرت صاحب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا امام کی نیت مقتدیوں کی نیت پر غالب ہوتی ہے۔ نماز میں امام کی اطاعت دراصل نظام دین حق کو سمجھنے کی خاطر رکھی گئی ہے۔ اس سے ہر عقلمند اور غور کرنے والا شخص نظام جماعت اور نظام دین حق کو سمجھ سکتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے وفات سے پہلے جو آخری فیصلہ فرمایا وہ ایک لشکر بھجوانے کے متعلق تھا۔ آپؐ نے اس لشکر کا جرنیل ایک نوجوان کو بنایا جس کا نام اسامہؓ تھا اور وہ حضورؐ کے غلام کے بیٹے تھے۔ چوٹی کے لڑنے والے کبار صحابہ کو حضرت اسامہ کے ماتحت کر دینے میں حکمت یہ تھی کہ اس انتخاب کے ذریعہ امامت کا حق بتایا گیا تھا کہ اب اگر اس کے بعد پھر تم نے غلطی کی تو تم جانو یا تمہارا خدا جانے میرا کوئی ذمہ نہیں۔ امام خدا بناتا ہے اور خدا کے بنائے ہوئے امام کو یہ حق حاصل ہے کہ جس کو چاہے امیر بنائے کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ جس کو امیر بنایا گیا ہے وہ تو مجھ سے چھوٹا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو اطاعت امیر کی تربیت دی اور ساری دنیا کے لئے یہ پیغام چھوڑ دیا کہ میں اپنے غلام کے بیٹے کو امام بنا رہا ہوں۔ چنانچہ سارے صحابہ اس کے ماتحت ہو کر لڑنے کے لئے تیار ہو گئے کسی نے انکار نہیں کیا اور نہ مخالفت میں کوئی آواز اٹھائی۔

پس امیر مقرر کرنا جس طرح نبی کا کام ہے اسی طرح اس کے جانشین کا کام ہے۔ صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا امام وقت نے کسی کو مقرر کیا ہے یا نہیں اگر امام جماعت نے مقرر کیا تو پھر کسی کے دل میں میل نہیں آنی چاہئے اس کی فوراً اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ دراصل امام جماعت کی اطاعت ہے اور یہ وہ سبق ہے جس کو آنحضور ﷺ نے نہایت شاندار طریقے پر اپنے آخری فیصلے میں سکھایا ہے اور یہی وہ سبق ہے جسے قرآن کریم نے واقعاتی رنگ میں ایک اور طریقے پر سکھایا ہے۔ فرشتوں کو آدم کی اطاعت کا حکم ملا۔ سب نے اس کی اطاعت کی مگر ابلیس نے نافرمانی کی اور کہا آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور مجھے آگ سے۔ میں اعلیٰ چیز ہو کر ادنیٰ کا غلام کیسے بن سکتا ہوں حالانکہ بنائے ہوئے کا انکار دراصل بنانے والے کا انکار تھا۔ جب اعلیٰ اور ادنیٰ کا مقابلہ ہونے لگتا ہے تو یہیں سے تکبر شروع ہوتا ہے جو ہلاکت کا موجب بنتا ہے اس لئے عہدوں کے معاملے میں کبھی بھی اس وہم کو دل میں نہیں لانا چاہئے کہ یہ میرا حق تھا اور یہ فلاں کا حق تھا۔ کسی کا کوئی حق نہیں صرف اللہ کا حق ہے کیونکہ نظام اللہ کا ہے اللہ جو نظام جاری فرمائے اسی کی اطاعت ہونی چاہئے۔

اطاعت کی اصل روح

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کی تربیت کے لئے بعض دفعہ اپنے فیصلے بدل بھی دیتے تھے۔ مثلاً خدام الاحمدیہ کے صدر کے انتخاب میں بعض دفعہ لوگوں کے چنے ہوئے کی منظوری دینے کی بجائے فرماتے کہ تین آدمیوں کے نام دو‘ اب میں ان میں سے چنوں گا یہ بتانے کے لئے کہ تھوڑی دیر کے لئے تم سے چنوا لیا ہے اب تم اسے اپنا حق نہ سمجھ لینا۔ اسی طرح مربی کو جب کسی جگہ کا امیر بنایا جاتا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اس کا حق ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں آ کر امیر کو بدل دیا تو ساری جماعت نے فوراً تسلیم کر لیا یہ اطاعت کی اصل روح ہے۔ جماعت سمجھتی ہے کہ حق کسی کا نہیں ہے۔ نظام جماعت جس کو حق دیتا ہے وہ اسے لے لے اور جب اس سے وہ حق واپس لے تو واپس کر دے۔ یہ امام جماعت ہے جس نے دیانت داری سے فیصلے کرنے ہوتے ہیں جماعت کا کام ہے اس کی اطاعت کرے۔ جب جماعت سے کہا جائے کہ انتخاب کرنا ہے تو سارے انتخاب کریں پھر جب مصلحتاً کسی کو ہٹایا جائے تو وہ دل میں میل نہ لائے کہ مجھے کیوں ہٹا دیا ہے اس سے میری بے عزتی ہو گئی ہے۔ عہدوں سے ہٹنے کو عزت یا بے عزتی کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ بلکہ جو ہٹے وہ Relief محسوس کرے کہ شکر ہے مجھے اس ذمہ داری سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جو بے عزتی سمجھتا ہے وہ دراصل اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ اس کا پہلے ہی سے غلط رجحان تھا وہ اپنی عزت کی خاطر عہدہ سے چمٹا ہوا تھا۔ خدمت کرنا اس کا مقصد نہیں تھا۔ خدا کے رستے میں کام کرنے والے عزت یا بے عزتی نہیں دیکھتے وہ خدمت کے جذبے سے آگے آتے ہیں۔ پس عہدوں کے ساتھ اہمیت وابستہ نہ کریں کیونکہ اس طرح پھر ریشہ دوانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پارٹی بازیاں ہونے لگتی ہیں پروپیگنڈے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر دین نہیں رہتا دنیا داری آ جاتی ہے۔

تربیت کے چند اصول

پس ایک تو بچپن سے اولاد کے ذہن میں یہ بات داخل کریں کہ امیر کی اطاعت کرنی ہے دوسرے عہدیداران کے انتخاب کے وقت استغفار کر کے مجلس انتخاب میں بیٹھا کریں تیسرے دل میں خواہش کا کیڑا ہو تو اسے بھی نکال دیا کریں چوتھے یہ کہ بعد میں اگر عہدہ سے ہٹا دیا جائے تو (سب تعریف اللہ کے لئے) یہی شکر کریں لیکن اگر کوئی عہدہ سپرد کر دیا جاتا ہے تو پیچھے نہ ہٹیں کیونکہ ذمہ داری قبول کرنے سے پیچھے ہٹنا بھی گستاخی ہے۔

یہ تربیت کے چند اصول ہیں جن کے نتیجہ میں جماعت کو کارکنان میسر آتے ہیں۔ اس تربیت کے نتیجہ میں جو کارکنان ملتے ہیں ان میں سے آگے جا کر (امام جماعت) کا انتخاب ہوتا ہے۔ یہ تربیت قائم رہے گی تو (امامت) کا انتخاب صحیح ہو گا۔ اگر خدانخواستہ بنیادی طور پر تربیت کے انداز ہی بگڑ جائیں تو پھر خدا تعالیٰ ضامن نہیں ہے کیونکہ اس کا وعدہ ایمان خالص اور عمل صالح سے مشروط ہے۔ جب تک تمہارے اعمال ٹھیک رہیں گے اور تم صحیح خطوط پر چلتے رہو گے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا پھر جو (امام) بنے گا وہ خدا کا بنایا ہوا ہو گا۔ جب تم اپنے رستوں پر چل پڑو گے تو پھر خدا بھی تم سے تعلق توڑ لے گا۔

پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس مسئلے کو غیر معمولی اہمیت دے اس کی پوری حفاظت کرے اور روح انتخاب کو زندہ رکھے اور اطاعت کے جذبے پر قائم رہے۔ اگر آپ اس روح کو زندہ رکھیں گے اور اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کرتے رہیں گے تو آپ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے اور جماعت کو بھی زندہ رکھنے کا موجب بنتے چلے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

روحانی ترقی کا لامتناہی سلسلہ

اس سوال پر کہ کیا انسان کی روحانی ترقی کی کوئی حد مقرر ہے یا اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ کسی ترقی کی کوئی حد نہیں ہے چونکہ خدا تعالیٰ کے تصور میں بے حد ہونا شامل ہے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے اگر آپ پوچھیں یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک چیز کی انتہاء ہی ممکن نہ ہو یا جتنا مرضی آگے بڑھو اس کا کنارا ہی کوئی نہ ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہو سکتا ہے۔ ماضی میں آپ جانا شروع کریں کوئی نہیں بتا سکتا کہاں جا کر ماضی ختم ہو گا۔ کیا وہ کہیں ایسی جگہ جا کر ختم ہو جائے گا کہ آگے دیوار آ جائے اور کہا جائے کہ آگے زمانہ ختم ہے۔ پس روحانی ترقی کا بھی یہی معاملہ ہے آپ ہمیشہ روحانی سفر کرتے رہیں یہ ختم نہیں ہو گا۔ جہاں حد ڈالیں گے اس سے آگے لامتناہی زمانہ پھر بھی پڑا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ازل سے ہے اس لئے اس کا ایک کنارا تو پتہ لگ گیا اس میں کوئی انتہاء نہیں اور دوسرا کنارا ہے مستقبل یعنی آئندہ آنے والا زمانہ۔ آج سے آپ ماضی کو چھوڑ دیں اور مستقبل میں سفر کرنا شروع کر دیں تو کیا کوئی ایسا مقام آئے گا جس کے متعلق یہ کہہ سکیں کہ آگے زمانہ ختم ہو گیا ہے کوئی دیوار آ گئی ہے تو آگے بھی خدا ہے جو Timeless (زمانے کی پابندیوں سے آزاد) ہے نہ اس کی ماضی میں کوئی انتہاء ہے نہ مستقبل میں انتہاء ہے۔ پس ذات باری تعالیٰ اپنے ماضی اور مستقبل میں لامحدود ہے تو لامحالہ اس کی صفات بھی نہ ختم ہونے والی اور لامتناہی ہوں گی۔

مذہب کیا ہے بس خدا کی ذات میں سفر کرنا‘ اس سے تعلق بڑھاتے چلے جانا اور اس کا قرب حاصل کرتے چلے جانا یہی روحانی ترقی ہے جس کا مطلب ہے کہ انسانی روح اپنے رب کے قریب سے قریب تر ہو کر اور اس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے تو اس میں تو کوئی مقام ایسا نہیں آئے گا جو ختم ہو جائے سوائے اس کے کہ کسی شخص کا خدا کا تصور ہی چھوٹا سا ہو۔ مگر چھوٹے تصور والا تو خدا ہے ہی نہیں۔

قیام نماز اور انفاق فی سبیل اللہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں

سوال ہوا (کہا جاتا ہے) کہ اگر کوئی صاحب ایمان متواتر تین جمعے کی نمازیں نہ پڑھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے ایک احمدی جو کئی مہینے باقاعدگی سے چندہ نہ دے تو اس کی کیا صورت ہے۔ حضرت صاحب نے اس سوال کا بڑی تفصیل سے جواب دیا۔ جس کے بعض حصے افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

فرمایا اصل بات یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ باتیں ڈرانے کی خاطر اور بعض دفعہ برے انجام سے ڈرانے کی خاطر بیان فرمائی ہیں اس لئے نہیں بیان فرمائیں کہ ہم ان باتوں پر ایک دوسرے کو کافر کہنا شروع کر دیں۔ اس لئے اگر سوال کرنے والے کا یہ مطلب ہے کہ جس کی نماز چھٹی ہوئی نظر آئے ہم اس کو لوگوں کے سامنے چھیڑیں اور کہیں کہ تم کافر ہو گئے ہو تو یہ اس حدیث کا مقصد ہی نہیں تھا۔ حدیث کا مقصد صرف بے عمل شخص کو ڈرانا ہے نہ کہ لوگوں کو اجازت دینا کہ وہ اس کو یہ کہیں کہ تم کافر ہو گئے ہو۔ اس لئے اس پس منظر میں اس سوال کا جواب یہ ہے کہ چندہ کے متعلق بھی یہی شکل بنتی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے چندہ اور عبادت دونوں کا اکٹھا ذکر کیا ہے اور دونوں پر اتنا زور دیا ہے کہ فرمایا ایک کو چھوڑ دو گے تو دوسری مکمل نہیں ہو گی اس لئے جو نماز کا حکم ہے وہ چندہ کا بھی حکم ہے۔ مالی قربانی کرنے اور چندہ دینے پر اتنا ہی زور دیا گیا ہے جتنا عبادت کرنے پر دیا ہے۔ متقیوں کی صفات میں نماز قائم کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو کچھ دیا گیا ہے اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کو ایک ساتھ پیش کیا ہے ایک' خدا کی عبادت کرنا اور دوسرے' خدا کی راہ میں خرچ کرنا سارا قرآن ان دو باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ فرمایا متقی کون ہیں (۔) وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور خدا کے عطا کردہ رزق سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

پس جب صدر یا سیکرٹری مال چندہ کی ادائیگی پر زور دیتے ہیں تو بعض احمدی کہتے ہیں جاؤ جاؤ تمہیں پیسوں کی پڑی ہوئی ہے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں یہی کافی ہے۔ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کافی نہیں ہے تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کافی ہے۔ قرآن کریم اٹھا کر دیکھیں تو سہی پہلی سورۃ کی پہلی دو آیات کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ شرط لگا دی ہے کہ نماز قائم کرنا اور خدا کی راہ میں خرچ کرنا لازم و ملزوم ہیں۔ فرمایا (۔) جو کچھ بھی ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ (اس) میں استمرار پایا جاتا ہے گویا ان کی مالی قربانی کا نہ ختم ہونے والا زمانہ ہے۔

دین و دنیا کا بابرکت سودا اسی طرح خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان والوں سے جو سودا کیا ہے اس میں بھی مال کی شرط شامل کر دی ہے فرمایا (۔) کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لی ہیں اور ان کے مال بھی خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلے ان کو جنت عطا فرمائے۔ تو جب یہ بات ہو رہی ہو کہ کون ایمان والا نہیں رہتا تو اس کا پتہ قرآن کریم دیتا ہے کہ جو اپنی جان خدا کے حضور پیش نہیں کرتا وہ صاحب ایمان نہیں رہتا جو مال پیش نہیں کرتا وہ صاحب ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ سودا توڑ دیتا ہے۔ خدا نے یہ فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ میں نے سودا کیا ہے کہ آج کے بعد تمہارے مال تمہارے نہیں رہے میرے ہو چکے ہیں اب تم مالک نہیں رہے تمہارے ایمان کے اندر یہ سودا شامل ہے کہ جو کچھ ہے خدا کا ہو گیا......

ہر احمدی جو کماتا ہے وہ اس تصور کے ساتھ کماتا ہے کہ جو میں کما رہا ہوں یہ میں اپنے اوپر اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ مجھ سے جماعت نہیں مانگ رہی جب تک نہیں مانگتی مجھے اس سے استمتاع کا حق ہے جب مانگے گی اور جتنا مانگے گی وہ میں دے دوں گا کیونکہ میرے سودے میں یہ بات داخل ہے۔

حضرت مسیح موعود کے بعد اب بطور امام جماعت مالی تحریک کرنے کا حق مجھے ملا ہے اور میں مالی تحریکات کے ذریعہ اسی چیز کا مطالبہ کرتا ہوں جس کا مجھ سے پہلے ائمہ مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ پس جب میں یا میرے نمائندے چندہ کا مطالبہ کریں تو کسی کا یہ کہنا کہ مال مال کی رٹ لگائی ہوئی ہے قرین انصاف نہیں۔ اس طرح تو اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ منہ سے اس کو کافر تو ہم نہیں کہیں گے نہ میں اس کی کسی کو اجازت دوں گا کہ وہ کسی کو کافر کہے۔ مگر قرآن کریم کہہ رہا ہو گا خدا کا رسول کہہ رہا ہو گا اس لئے باوجود اس کے کہ ہر ایک کو منع کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں چندہ نہ دینے والے کو کوئی طعنہ نہیں دینا برا نہیں کہنا' کافر نہیں کہنا اور بے عزتی نہیں کرنی لیکن مضمون میں نے آپ کے اوپر کھول دیا ہے کہ چندہ نہ دینے والا بے وفا ہے خدا کو دھوکا دیتا ہے کہتا یہ ہے کہ میں صاحب ایمان ہوں لیکن صاحب ایمان کی جو شرط قرآن نے بیان کی ہے کہ نہ جان اس کی رہی نہ مال اس کا رہا وہ اپنے عمل سے اس پر پورا نہیں اترتا تو اس کے مومن رہنے کا حق کس طرح باقی رہتا ہے۔ لیکن احمدیوں کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ ایسے شخص کو طعنے دیں اور نظام جماعت میں خرابی پیدا کریں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرا تجربہ ہے کہ جن لوگوں کو چندہ دینے کی عادت نہ تھی ان کو جب پیار سے سمجھایا گیا تو ان کی زندگیوں میں انقلاب آگیا۔ بعض لوگوں نے لکھا جب ہم خدا کا حق مار رہے تھے اپنے وعدے توڑ رہے تھے اس وقت مال میں کوئی برکت نہیں تھی کوئی چین اور سکون نہیں تھا ہمیں یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ ہمارے پیسے کم ہو جائیں گے گزارہ نہیں چلے گا لیکن جب سے باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کیا ہے گزارہ بھی پہلے سے اچھا چل رہا ہے دل کو تسکین ملی ہے۔ پس خدا کی راہ میں چندہ دینے سے ہاتھ کھینچنا پہلے درجے کی بیوقوفی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محرومی ہے۔ ایسے لوگوں کے گھر بے برکت اور اولاد بے دین ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں سے سختی نہیں کرنی چاہئے پیار سے سمجھانا چاہئے کہ تم اپنے وعدے پورے کرو خدا کی راہ میں بشاشت سے مال پیش کرو پھر دیکھو خدا کس طرح تمہاری مدد فرماتا ہے اور تمہارے اموال میں غیر معمولی برکتیں عطا فرماتا ہے۔

ایک پُر حکمت نصیحت

حضرت صاحب کی روح پرور گفتگو سن کر ایک دوست بے اختیار ہو کر اپنی قلبی کیفیات کے اظہار کے لئے اٹھے اور کہا ہم بڑے خوش ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ سے ملاقات کی توفیق عطا فرمائی آپ کے فجی کے دورے سے ہماری خوشی کی کوئی حد نہیں رہی۔ ہم اپنے لئے جب آپ سے دعا کرانا چاہتے تھے تو ہم دعائیہ خط آپ کی خدمت میں لکھا کرتے تھے لیکن ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمیں یہ دن دکھایا کہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والے پیارے حضرت صاحب ہمارے سامنے بیٹھے ہیں اس لئے میں اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے اور تمام فجی کے احمدی بھائیوں کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ جب آپ واپس لوٹیں تو ہمارے لئے دعا کریں ہماری بہتری کے لئے اور فجی میں احمدیت کی ترقی کے لئے دوسرے ملک کے احمدیوں کو بھی دعا کی تحریک کریں۔ انہوں نے کہا میں نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ جب میں نے احمدیت قبول کی اس وقت ہم تین چار احمدی تھے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے میں اتنی بڑی تعداد میں یہاں لوگوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ یہ جو خدا کا فضل آپ دیکھ رہے ہیں جس سے آپ کا دل خوش ہوا ہے اس میں آپ کی کوششوں کا زیادہ عمل دخل نہیں لیکن اگر آپ پوری لگن کے ساتھ دعوت الی اللہ کریں تو آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہو گا۔ آپ نے فرمایا جو لوگ زمین پر محنت نہیں کرتے چھوٹی موٹی چیزوں کو کھا کر گزارہ کر لیتے ہیں وہ بھی خدا کا فضل ہی ہے لیکن جو محنت کرتے ہیں ان کو خدا کی طرف سے بہت میٹھا پھل عطا ہوتا ہے۔ اس سے آپ کی جماعت کو نمونہ پکڑنا چاہئے۔ اللہ نے آپ سے رحمانیت کا سلوک فرمایا ہے آپ نے یہاں بہت محنت نہیں کی۔ اکثر نوجوان' بہنیں اور بچے دعوت الی اللہ نہیں کر رہے اس کے باوجود' خدا نے آپ کو بڑھایا ہے تو اگر آپ خدا کے دین کے لئے محنت کریں گے تو خدا کتنی جلدی آپ کو پھیلا دے گا اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہاں سارے احمدی دعائیں بھی کریں اور دعوت الی اللہ میں جوش اور ولولہ پیدا کریں ملنے جلنے والوں میں دوستی اور تعلقات کے دائرے وسیع کریں اور پھر موقع اور محل کی مناسبت سے دعوت الی اللہ کریں تو ہو سکتا ہے کہ اگلی دفعہ جب میں فجی میں آؤں تو فجی کی اکثریت خدا کے فضل سے احمدی ہو چکی ہو۔

محمود مجیب اصغر صاحب

صحابہ کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

اسلام سے قبل آپ کا نام عبد عمرو یا عبدالکعبہ تھا تیس سال کی عمر میں ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمان رکھا اور اسی نام سے آپ ہمیشہ کے لئے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ ان پانچ خوش نصیبوں میں سے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے ابتدا میں ہی ایمان لے آئے تھے آپ کی طبیعت بہت سلجھی ہوئی تھی اور نہایت ذہین اور سمجھدار انسان تھے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت مقرب صحابی اور مشیر تھے آپ نے بھرپور زندگی گذاری اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمات کی توفیق پائی۔

آپ کو ابتداء اسلام میں جن تکالیف میں سے گذرنا پڑا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ ایک موقع پر آپ بعض اور صحابہ سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ اٹھا نہیں سکتا تھا لیکن جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں اور ہم کو ذلیل ہو کر کفار کے مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ پس یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم ان کفار کا مقابلہ کریں"

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 145)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ "مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے درگذر کا حکم ہے پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا" چنانچہ آپ مصائب پر صبر کرتے رہے آپ نے اور باقی ابتدائی صحابہ نے صبر و رضا کا ایسا نمونہ دکھایا کہ کرۂ ارض پر اس سے زیادہ صبر و استقامت والا اور کوئی گروہ نہیں گذرا حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ ہجرت کی اجازت دے دی۔ تاریخ میں ہجرت حبشہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہ ہجرت حضرت عبدالرحمان اور تمام مہاجرین کے لئے اپنے عقیدہ پر قائم رہنے میں نہایت درجہ اخلاص اور اس راہ میں مشکلات و نقصانات برداشت کرنے کے عزم پر ایک واضح اور روشن دلیل ہے۔ حبشہ سے واپس آکر آپ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اس طرح آپ نے دوہری ہجرت کا ثواب حاصل کیا۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے عفو اور درگذر کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کیا حتیٰ کہ ہجرت مدینہ کے بعد کفار کی لشکر کشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو جہاد بالسیف کا اذن مل گیا اور دفاع کی اجازت ہو گئی۔ پھر یہی عبدالرحمان بن عوف جنگ بدر میں کوئی کارنامہ دکھانا چاہتے تھے لیکن اپنے اردگرد دو نوعمر جوان بچے پا کر ان کا دل بیٹھ گیا لیکن انہیں بچوں کے استفسار پر جب آپ نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا تو وہی بچے باز کی طرح ابوجہل پر جھپٹے اور اسے ہلاک کر دیا۔ جنگ احد اور دوسری جنگوں میں بھی حضرت عبدالرحمان بن عوف کو خاص خدمت کی توفیق ملی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عبدالرحمان بن عوف کے سامنے افطاری کا کھانا آیا جو غالباً کسی قدر پر تکلف تھا اس پر انہیں احد کا زمانہ یاد آگیا جب مسلمانوں کے پاس اپنے شہداء کو کفنانے کے لئے کپڑا تک نہیں تھا اور وہ ان کے بدنوں کو چھپانے کے لئے گھاس کاٹ کاٹ کر ان میں لپیٹتے تھے اور اس یاد نے عبدالرحمان بن عوف کو ایسا بے چین کر دیا کہ وہ بے تاب ہو کر رونے لگ گئے۔ اور کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے حالانکہ وہ روزے سے تھے"۔

(بخاری کتاب المغازی)

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے خدا کی راہ میں بے دریغ پیسہ خرچ کیا اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے انتہا دولت بھی عطا فرمائی چنانچہ آپ نے اپنی وفات پر بھی وصیت فرمائی کہ آپ کی وفات کے بعد بھی پچاس ہزار درہم غرباء و مساکین میں تقسیم کئے جائیں اور آپ کے ورثاء نے ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ دے دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد صاحب

یتامی کی پرورش اور نگہداشت

حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

انسان کی موت کا ایک دن مقدر ہے کسی نہ کسی دن اس دنیا سے بہرحال رخصت ہو جانا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں دفاعی جنگوں کا سلسلہ جاری تھا اور مسلمان راہ مولیٰ میں اپنی جانیں قربان کر رہے تھے لیکن انہیں اس بات کی قطعاً پریشانی نہ تھی کہ ان کے بعد ان کے بچوں کا کیا بنے گا۔ کیونکہ صحابہؓ ان کی کفالت کے لئے کوشاں تھے۔

"رسول کریم ﷺ کے زمانہ کا واقعہ ہے ایک بچہ یتیم رہ گیا تو بعض صحابہؓ میں آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ ایک کہتا میں اس کی پرورش کروں گا۔ دوسرا کہتا میں اس کی پرورش کروں گا آخر رسول کریم ﷺ کے پاس یہ معاملہ پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ بچہ سامنے کرو اور وہ جس کو پسند کرے اس کے سپرد کردو"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 497)

جب باپ فوت ہو جاتا ہے تو فوری طور پر بچوں کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی والدہ ان کو پیار دیتی ہے اور ان کا غم ہلکا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے لیکن وہ جس کا خاوند فوت ہو گیا ہے جس کے گھر میں کمانے والا دنیا سے رخصت ہو گیا وہ اپنے بچوں کو سہولتیں مہیا کرنے سے عاری ہوتی ہے جو باپ اپنی زندگی میں ان کے لئے مہیا کر دیا کرتا ہے باپ کی وفات کے بعد بچے شفقت کے ضرورت مند اور پیاسے ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان سے کمال محبت اور پیار سے پیش آتے تھے۔ "رسول کریم ﷺ جب کسی کام کے لئے بازار سے گزرتے۔ یتامی آپ کو بازو سے پکڑ لیتے اور کہتے یا رسول اللہ ہمیں فلاں ضرورت ہے۔ آپؐ وہیں رک جاتے اور فرماتے۔ چلو تمہارا کام پہلے کروں"

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 220)

انسانوں کے فوت ہونے کا سلسلہ ہر جگہ جاری ہے خواہ وہ کسی دین سے تعلق رکھتے ہوں یا دہریہ ہوں یا مشرک۔ اور ان بچوں کی پرورش اور نگہداشت کی ضرورت انتہائی شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف سوسائٹیوں یا فرقوں کی طرف سے ان کی پرورش اور نگہداشت کے لئے توجہ کی جاتی ہے اس مقصد کے لئے بعض اپنی جائیدادیں وقف کر دیتے ہیں کہ وہ یتامی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے خرچ کی جائے لیکن بسا اوقات لوگ "بڑے بڑے یتیم خانے کھولتے ہیں اور اپنے روپے سے اور بعض دفعہ چندہ اکٹھا کرکے بھی یتامی کی پرورش کرتے ہیں مگر ہمارے ملک میں یتیم خانے روٹی کمانے کے لئے کھولے جاتے ہیں اور بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 219)

یتامی کی خدمت کی توفیق

وہ بچے جو والد کے فوت ہو جانے کے بعد بظاہر ایسی حالت میں داخل ہو جاتے ہیں کہ ان کی حفاظت کرنے والا' ان سے پیار کرنے والا اور ان کے اخراجات پورا کرنے والا کوئی نہیں رہتا اور وہ اس پوزیشن میں نہیں ہوتے کہ دوسرے پر احسان کر سکیں لیکن ان سے پیار کرنا' ان کی تعلیم کے لئے ہر قسم کی مدد کرنا ان کی ضروریات کے لئے سہارا بننا ایک ایسی نیکی ہے جو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

"وہ بوجہ اپنی کمزوری اور صغرسنی کے اپنے مطالبات کو خود پورا کروانے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کے حقوق کو دلیری کے ساتھ غصب کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس لئے بھی وہ محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں۔ اور نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنور جاتی ہے بلکہ وہ دوسروں کی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بن جاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 7)

قومی فریضہ

یتیم بچوں سے شفقت کا سلوک کرنا عزیز واقارب کی اولین ذمہ داری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قومی طور پر ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ایک اہم بنیادی امر ہے اس سے قومی طور پر قربانیوں کا شوق بڑھتا ہے اور کسی کو اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ اگر قومی خدمت کے دوران مجھے نقصان ہو گیا تو میرے بچے بھوکے مرجائیں گے۔

"ضروری ہے کہ ساری قوم کا کریکٹر بن جائے کہ جب کوئی فوت ہو تو یہ سوال نہ ہو کہ کون اس کے بچوں کی پرورش کرے گا بلکہ لوگ خود دوڑتے ہوئے جائیں اور ان بچوں کو سینہ سے لگاتے ہوئے اپنے گھروں میں لے جائیں اور اپنے بچوں کی طرح بلکہ اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر ان سے محبت اور پیار اور نرمی اور شفقت کا سلوک کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 497)

رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یتامی کی خبرگیری کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔ مشرکین مکہ مارے جاتے تھے تو ان کے یتیم بچوں کی کوئی دیکھ بھال نہیں کرتا تھا مگر مدینہ کے لوگ اپنے یتامی کو سر پر اٹھا لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مدینہ کے لوگ ایثار اور قربانی سے ڈرتے نہیں تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 220)

یتیم بچوں سے حسن سلوک

ہم میں سے ہر ایک سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یتیموں سے حسن سلوک کرے اور ان کو غلام یا نوکر کی حیثیت دے کر ان سے بدسلوکی نہیں کرے گا۔ قرآن کریم میں انذاری رنگ میں ان سے بدسلوکی کرنے سے روکا گیا ہے۔ "قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ان کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 496)

"اگر قومی کیریکٹر ایسا اعلیٰ درجہ کا بن جائے کہ جب کوئی مرے تو اس کے بچوں کے متعلق ساری قوم میں ایک زبردست جذبہ اخوت پیدا ہو جائے اور ہر شخص کہے کہ ان بچوں کو میرے سپرد کیا جائے۔ میں اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کروں گا تو موت کا ڈر ہر شخص کے دل سے نکل جائے اور وہ سمجھنے لگ جائے کہ اگر میں مرگیا تب بھی میری قوم کے افراد ایسے اچھے ہیں کہ وہ میرے بچوں کی میری طرح ہی خبرگیری کریں گے اور انہیں تھپڑوں اور بوٹ کی ٹھوکروں کا نشانہ نہیں بننے دیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 497)

اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں نعمتیں عطا کی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا اور ضرورت مندوں یتیم بچوں کی خدمت کے بھی اتنے زیادہ طریق ہیں کہ ہم خواہ کسی حالت میں ہوں خدمت کے مواقع حاصل ہونے کی ہر وقت امید ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

"دین کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے سارے جسم کو خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کے لئے استعمال کرے۔ احادیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام انسان خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ بعض لوگوں کو کہے گا کہ اے میرے بندو' میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑے پہنائے میں بیمار ہوا تم نے میری تیمارداری کی۔ اس لئے جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بندے کہیں گے۔ توبہ توبہ بھلا ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم تجھے کھانا کھلاتے اور پانی پلاتے یا کپڑے پہناتے یا بیماری پر تیری عیادت کرتے۔ تو تو ان تمام باتوں سے پاک ہے وہ فرمائے گا یہ درست ہے لیکن جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھانا کھلایا تو گویا مجھے ہی کھانا کھلایا اور اسی طرح جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ پیاسا تھا اور تم نے اسے پانی پلایا تو گویا تو نے مجھے ہی پانی پلایا۔ اسی طرح جب تم نے ایک ننگے کو کپڑا پہنایا یا ایک بندے کی تیمارداری کی تو در حقیقت تم نے مجھے کپڑا پہنایا اور تم نے میری تیمارداری کی اس لئے جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ"

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 53)

حسنِ سلوک کے دلچسپ واقعات

دنیا میں ہمارے اردگرد بہت دلچسپ واقعات ہوتے رہتے ہیں جن میں نیکی ایسے طریق سے کی جاتی ہے کہ جس کو دیکھ کر دوسروں کے دلوں میں بھی نیکی کرنے کے نئے نئے طریق سوجھتے ہیں اس ضمن میں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے جو حضرت مصلح موعود نے درج کیا ہے۔

"میں نے اپنی تائی صاحبہ مرحومہ کو دیکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کی اسی پچاسی سال کی عمر ہو گئی تھی پھر بھی وہ سارا سال روئی کاتتیں پھر اٹیاں بناتیں پھر جولاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنواتیں اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرتیں اور جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کروا لیا کریں تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی غریب کو چند پیسے دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا وہ غلطی کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 524)

اگر آپ مال دے کر کفالت یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ میں حصہ لینے کی استطاعت نہیں رکھتے تو خدمت کے بہت سے اور بھی طریق ہیں۔ ان سب طریق کو استعمال کرکے آپ کفالت یتامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس علم ہے تو ان کی تعلیم میں ان کی مدد ان کو پڑھا کر کریں اگر آپ نے ناظرہ قرآن مجید یا باترجمہ پڑھا ہوا ہے تو ان کو پڑھانے میں حصہ لیں حضرت رسول کریم ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی آپ کی طرف سے صدقہ ہے اس ضمن میں ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ قرآن کریم پڑھتا جا رہا تھا وہ منہ سے بھی پڑھتا تھا۔ آنکھوں سے بھی الفاظ کو دیکھتا تھا اور انگلی بھی الفاظ کے ساتھ ساتھ قرآن کریم پر پھیرتا جاتا تھا۔ کسی نے اسے کہا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ یہ تینوں چیزیں مجھے خدا تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں۔ اگر میں زبان سے قرآن کریم پڑھوں گا تو خدا تعالیٰ کہے گا۔ ہاتھوں اور آنکھوں سے کیوں کام نہ لیا اگر زبان اور ہاتھوں کو استعمال کروں گا تو اللہ تعالیٰ کہے گا آنکھوں کو کیوں استعمال نہ کیا اور اگر صرف آنکھوں سے پڑھوں گا اور زبان اور ہاتھ نہ ہلاؤں گا تو خدا تعالیٰ کہے گا ان سے کیوں کام نہ لیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے میں ان تینوں اعضاء کو ایک ہی وقت میں استعمال کر لیتا ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 524)

الغرض اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ یتیم بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے نہ صرف اپنے مال سے ان کی پرورش اور نگہداشت کرکے نیکی کے کام میں حصہ لیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی ہمیں دیا ہے اس کا ایک حصہ ہم یتامیٰ کی خدمت کے لئے خرچ کرنے کا تہیہ کریں" اگر کوئی شخص ہنر تو جانتا ہے لیکن سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے ہنر سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو تم اس کی سرمایہ سے مدد کرو۔ جس کے پاس کھانے کو نہیں ہے اس کو تم کھانے کے لئے دو۔ جس کے پاس پینے کو نہیں ہے اس کو تم پینے کے لئے دو۔ جس کے پاس پہننے کے لئے نہیں ہے اسے پہننے کے لئے مہیا کرو"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 524)

یتیموں کے مال کی حفاظت

دین کسی کے مال کو کھانے کی اجازت نہیں دیتا خواہ کوئی یتیم ہو یا غیر یتیم ہمارے اردگرد بہت سے ایسے واقعات نظر آتے ہیں کہ باپ فوت ہو گیا تو اس کی جائیداد کی حفاظت نہ ہو سکی یا دوسروں نے قبضہ کر لیا یا اس کی حفاظت کی خاطر قبضہ میں لیا اور مطالبہ کے وقت بچوں کے حوالے نہ کیا گیا۔ یتیم بچوں کے مال کی حفاظت ہمارا فرض ہے اگر کوئی تنگ دست ہے اور اسے اس جائیداد میں سے کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو اصل جائیداد کو قائم رکھنے کی کوشش کرے اور اس کے فائدے یا زمین کی فصل کو ہی استعمال کرے۔ ہمیں یتامیٰ کے متعلق اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے جب تک ان کے مال کے انتظام کی ضرورت ہے انتظام کریں اور جب ان کا مال ان کے سپرد کرنے کا وقت آئے تو ان کا مال ان کے سپرد کر دینا چاہئے۔

تربیتی لحاظ سے جن امور کو مدنظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ "یتامیٰ کے متعلق آج بڑا ظلم ہو رہا ہے یا تو ان پر حد سے زیادہ سختی کی جاتی ہے اور یا پھر حد سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بگڑ جاتے ہیں حالانکہ نہ ان پر زیادہ سختی کرنی چاہئے اور نہ اتنا پیار کرنا چاہئے کہ خواہ وہ کچھ کریں یہ کہہ دیا جائے کہ اسے کچھ نہیں کہنا اس کا باپ مرا ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ ان کو لاوارث پا کر یا تو حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں یا پھر حد سے زیادہ نرمی۔ لوگ جھوٹے رحم سے کام لے کر انہیں کچھ نہیں کہتے اور اس طرح وہ بچے جو یتیم رہ جاتے ہیں بگڑ جاتے اور ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ہر بات میں ان کی اصلاح کو مدنظر رکھو اور درمیانی راہ اختیار کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 496)

باہمی تعاون

جب وہ ذرا بڑے ہوں اور خود کفیل ہونے کے لئے تگ و دو کرنے لگیں اس وقت انہیں سہارے مشورے، اور تعاون اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو یعنی کھانے پینے تجارت اور دوسرے کام کاج میں ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں تم ایسا کر سکتے ہو۔ مگر بھائی کہہ کر ذمہ داریاں بھی بتا دیں کہ ان کے ساتھ وہ معاملہ ہونا چاہئے جو ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کرتا ہے بڑا بھائی جس کے سپرد چھوٹے بھائیوں کی نگرانی ہوتی ہے وہ اسی طرح کرتا ہے کہ ان کا مال ان کو دے دیتا ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کو بھائی کہہ کر توجہ دلائی کہ چھوٹے بھائیوں سے لینے کی امید نہ رکھو بلکہ انہیں اپنے پاس سے کچھ دینا چاہئے اور ان کے ساتھ وہی معاملہ ہونا چاہئے جو بھائیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر دوم ص 498)

کفالت یکصد یتامیٰ کا
خوبصورت نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے احمدی یتیم بچوں کی پرورش اور نگہداشت کے لئے کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے بہت ہی خوبصورت نظام قائم کیا ہے جس کے ذریعہ یتیم بچوں اور بچیوں کی مدد کی جاتی ہے اور یتیم بچوں کی پرورش اور نگہداشت کے نیک کام میں حصہ لینے والوں کو اپنے مال سے حصہ لینے کا نیک موقعہ دیا جاتا ہے اگر آپ اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو سیکرٹری کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو خط کر تفصیل جان سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے تا آپ اس نیک کام میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

دمہ کے علاج میں کامیابی

اس میں کیا شک ہے کہ پاکستان میں بوجوہ دمہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ اگرچہ حتمی اعداد و شمار تو فی الحال مہیا نہیں ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت 10 فیصد پاکستانی اس مرض میں مبتلا ہیں اور زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ بڑوں کی نسبت بچے پر اس بیماری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا حملہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ایک خوش کن خبر یہ آئی ہے کہ نیوزی لینڈ کے سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے دمہ کے علاج کے سلسلے میں نمایاں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ان سائنس دانوں نے کہا ہے کہ ان کی تحقیق سے یہ واضح ہو گیا ہے۔ کہ تپ دق کے سلسلے میں پہلے ہی استعمال کی جانے والی ویکسین دمہ کے علاج کے لئے بھی بنیادی کردار ادا کر سکتی ہے۔ تجربات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اس ویکسین کے استعمال سے دمہ میں کافی حد تک کمی آ سکتی ہے۔ اور اگر اس کا استعمال دمہ کے مریضوں کے لئے ابتدا میں ہی کیا جائے تو یہ ویکسین دمہ کو مزید بڑھنے سے روک دیتی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 21- اگست 1998ء

12-40 رات-چلڈرنز کارنر
1-05 رات- فرام دی آرکائیوز- تبرکات- تقریر از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1964ء- ربوہ
2-00 رات-اردو کلاس
3-10 رات-عربی زبان سیکھئے
3-35 رات-ایم ٹی اے ورائٹی
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر-یسرنا القرآن کلاس
5-05 صبح-لقاء مع العرب
6-10 صبح-کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت
6-50 صبح-اردو کلاس
7-55 صبح-عربی سیکھئے
8-15 صبح- تقریر- تربیت اولاد
8-50 صبح-ہومیو پیتھی کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر-یسرنا القرآن کلاس
11-05 دوپہر-پشتو پروگرام
11-50 فرام دی آرکائیوز- تقریر جلسہ سالانہ 1964ء
12-30 دوپہر-لقاء مع العرب
1-40 دوپہر-اردو کلاس
2-45 دوپہر- کمپیوٹر سب کے لئے
4-50 سہ پہر- نظم درود شریف
5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ
6-05 شام-ڈاکومنٹری- قلعہ جہلم
7-40 رات-لقاء مع العرب
8-50 خطبہ جمعہ (دوبارہ)
10-30 اردو کلاس

ہفتہ 22- اگست 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کارنر
1-00 رات- طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب- مہمان ڈاکٹر نسیم احمد صاحب 19-3-96
1-35 رات- خطبہ جمعہ
4-35 رات-چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
5-05 صبح-لقاء مع العرب
6-10 صبح-خطبہ جمعہ (21-8-98)
8-15 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
10-50 صبح-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
11-20 دوپہر- سرائیکی پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
12-25 دوپہر- طبی معاملات- ڈاکٹر مجیب الحق صاحب- مہمان ڈاکٹر نسیم احمد صاحب
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-00 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ملک صلاح الدین صاحب (قادیان) کے ساتھ ایک ملاقات
4-35 شام-ڈینش زبان سیکھئے
7-00 رات-چلڈرنز کلاس
8-10 رات-لقاء مع العرب
9-15 رات- تفسیر کبیر
10-30 رات-اردو کلاس

اتوار 23- اگست 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز-ربوہ
1-00 رات- مجلس سوال و جواب- 13-12-97
2-20 رات-چلڈرنز کلاس-
3-25 رات-ڈینش زبان سیکھئے
4-50 رات-چلڈرنز کلاس- قرآن کریم کوئز ربوہ
5-10 صبح-لقاء مع العرب
6-55 صبح-اردو کلاس
8-00 صبح-ڈینش زبان سیکھئے
8-50 صبح- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
11-10 دوپہر-خطبہ جمعہ 21-8-98
12-20 دوپہر- مجلس سوال و جواب 13-12-97 محمود ہال
1-45 دوپہر-لقاء مع العرب
2-50 دوپہر-اردو کلاس
4-40 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے
7-05 رات- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
8-10 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

قید کے دوران کمائی

کیسی عجیب بات ہے کہ برطانیہ کی ایک جیل میں سزا بھگتنے والا قیدی سالانہ 50 ہزار ڈالر سے زائد کمائی کر رہا ہے۔ 41 سالہ گراہم ایک اشتہاری کمپنی کے لئے کام کر رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایک حکومتی سکیم کے تحت وہ صبح سویرے کام پر نکلتا ہے۔ اور شام کو اپنی کوٹھڑی میں لوٹ آتا ہے۔ اس رعائت کے عوض گراہم کو 24 پاؤنڈ فی ہفتہ جیل حکام کو ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حکومت کو ایک قیدی پر سالانہ 24 ہزار پاؤنڈ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح حکومت کے لئے یہ ایک نقصان کا سودا ہے۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری محمد اعظم لنگاہ صاحب (ایم اے) سابق کاتب روزنامہ الفضل ابن مکرم چوہدری بشیر احمد لنگاہ صاحب دارالبرکات ربوہ کا نکاح عزیزہ حبیبہ بشریٰ بنت مکرم قاری محمد عاشق صاحب انچارج مدرستہ الحفظ دارالنصر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر مورخہ 6- اگست 1998ء کو پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم بشارت احمد صاحب دارالفضل شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 98-8-27 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام طلحہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود احمد دین صاحب کا پوتا اور مکرم سمیع اللہ شاد صاحب کا نواسہ ہے۔

نومولود کی صحت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصیر احمد خان صاحب گلشن اقبال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے 6- جولائی 1998ء کو پہلے بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "آصفہ نصیر" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم منیر احمد خان صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالحکیم خان صاحب کی نواسی ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں عزیزہ کی درازی عمر و دینی اور دنیاوی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالسمیع صاحب آف جہلم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-8-5 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب آف جہلم کا پوتا اور مکرم محمد یوسف چینی صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔

نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک سکندر تحصیل کھاریاں کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-7-8 بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام تاشفین احمد طاہر تجویز ہوا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت منداور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ اہلیہ محترم چوہدری محمد اشرف صاحب ایم اے بی ایڈ فالج کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں اپریشن ہوا ہے۔ موصوفہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ مطلوب بیگم صاحبہ زوجہ مکرم احمد خان صاحب آف اور حماں ضلع سرگودھا کے پیٹ میں رسولی کا آپریشن مورخہ 98-8-20 کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے

○ مکرم عبدالسلام صاحب حلقہ نصیر آباد ربوہ کی والدہ محترمہ بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اسماعیل اسلم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیز منور احمد سعید عزیز آباد کراچی کی اہلیہ عزیزہ نعیمہ فرحت مورخہ 98-8-15 شام چار بجے کے قریب حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں انہیں مورخہ 98-8-16 کو کراچی میں سپرد خاک کیا گیا مرحومہ کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے جو سب چھوٹی عمر کے ہیں۔ احباب کی خدمت میں مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

دعائے نعم البدل

○ عزیزم ہمایوں نعیم بھٹی ولد مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کوارٹر نمبر 108 صدر انجمن احمدیہ ربوہ جو کہ پیدائش سے قبل ہی وقف نو کی مبارک تحریک میں پیش کر دیا گیا تھا پیدائش کے بیس بائیس روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس نابینا کی ایک تقریب

○ یوم آزادی 14- اگست 98ء کو مجلس نابینا ربوہ کی طرف سے تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جس کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب نے اپنے منظوم کلام میں وطن کی محبت کا اظہار کیا۔ اور حاضرین کو بہت محظوظ کیا۔ محترم پروفیسر خلیل احمد صاحب۔ محترم حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ اور محمد الیاس اکبر صاحب نے تقاریر کیں۔ تقریب کے دوسرے حصہ میں شام چھ بجے مجلس کے اراکین کے مابین کرکٹ میچ بھی کروایا گیا۔

یوم تحریک جدید 28- اگست 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1998ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 28- اگست 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1- احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

2- والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3- نوجوان اور نیز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

4- رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

5- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

6- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

7- قومی دیانت کا قیام کریں۔

8- مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ= اگر کسی وجہ سے 28- اگست کو یوم تحریک جدید منایا نہ جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع کی فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ وجیہ نثار دختر نثار احمد صاحب رول نمبر 134445 سائنس گروپ) نے امسال میٹرک کے امتحان

F.G.Girls Public Sec School Jhelum Cantt

سے 730/850 نمبر حاصل کر کے Grade A 1 کے ساتھ سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم شیخ حبیب احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم شیخ عبداللطیف مرحوم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر آباد کی نواسی ہے۔

○ عزیز مکرم عطاء المجیب صاحب ابن حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ رول نمبر 106159 (سائنس گروپ) گورنمنٹ تبلیغ الاسلام سکول جہلم شہر سے 669/850 نمبر حاصل کر کے Grade A کے ساتھ سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیز مکرم حکیم رحیم بخش صاحب چک نمبر 194/R-B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم عبدالماجد صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالستار صاحب)

مکرم عبدالماجد صاحب ابن مکرم عبدالستار صاحب ساکن نمبر 54-R سید پوری گیٹ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر 14-39/17 دارالرحمت وسطی برقبہ ایک کنال میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرم میاں عبدالشکور صاحب (بیٹا)
2- مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب (بیٹا)
3- محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء- ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 20- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 31 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 سنٹی گریڈ
21- اگست غروب آفتاب 6-48
22- اگست طلوع آفتاب 5-35

عالمی خبریں

طالبان کے امیر المومنین ملا عمر مجاہد نے کہا ہے کہ ہم اسامہ بن لادن پر قربان ہو جائیں گے لیکن اسامہ کو کسی قیمت پر امریکہ یا کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کریں گے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں خون ہی کیوں نہ بہانا پڑے۔ انہوں نے افغانی اسلامک پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسامہ سو فیصد طالبان کے کنٹرول میں ہیں۔ وہ ہمارے قوانین کی پابندی کر رہے ہیں ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ افغان سر زمین پر رہ کر وہ کسی قابل اعتراض سرگرمی میں ملوث ہوئے نہ آئندہ ہوں گے۔ امریکی ادارے اپنی ناکامیاں چھپانے کے لئے ان پر الزام لگانا آسان سمجھتے ہیں۔ ہم امریکہ یا کسی بھی ملک کو اسامہ بن لادن کے بے گناہ ہونے کی یقین دہانی کرانے کو تیار ہیں۔

امریکہ کے بڑے دشمن اور سعودی عرب میں چند سال قبل ہونے والے بم دھماکوں کے مبینہ ملزم جس میں کئی امریکی فوجی مارے گئے تھے 'اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے لئے' افغانستان کے برسراقتدار طالبان نے امریکہ کی طرف سے کسی گوریلا آپریشن کے امکان کو مسترد کر دیا۔

صدر کلنٹن کے خلاف سکینڈل کی مرکزی کردار مونیکا کو گرینڈ جیوری نے دوبارہ طلب کر لیا ہے۔ اس سے یہ تاثر کہ یہ کیس اب ختم ہو گیا ہے' غلط ثابت ہوا۔

امریکی صدر کی اہلیہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہلیری کو صدر پر اعتماد ہے۔ بیٹی چیلسی نے باپ کو کہا ہے کہ "پاپا! کوئی فکر نہ کریں"

صدر کلنٹن نے عوام سے کہا ہے کہ بیوی اور بیٹی سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے خدارا چند روز کی پرائیویسی دے دیں۔ بحراوقیانوس کے جزیرے نیو انگلینڈ میں صدر نے دو ہفتوں کی چھٹی کا پہلا دن سکون سے گذارا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکی عوام کی نظریں اب ہلیری کے فیصلہ پر لگ گئی ہیں۔ تاہم ہلیری نے کہا ہے کہ وہ صدر کو نہیں چھوڑیں گی۔

ایک عراقی اخبار نے تبصرہ کیا ہے کہ ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا کی واحد سپر پاور کا سربراہ بدکار شخص ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وفاقی کابینہ نے 3- ارب روپے کے تعیر وطن پروگرام کی منظوری دے دی ہے۔ ملازمتوں میں صوبائی کوٹہ کی مدت بڑھانے کے لئے آئینی ترمیم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لئے مسودہ قانون کی منظوری دے دی۔ 10- ارب روپے کے ترقیاتی پروگراموں پر عمل درآمد تیز کرنے کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی۔

تعیر وطن پروگرام کے تحت ارکان اسمبلی کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز نہیں ملیں گے۔ ڈپٹی کمشنر پراجیکٹ کے ڈائریکٹر ہوں گے۔ فنڈز کے مسئلہ پر کابینہ میں اختلاف رہا۔ بدنامی سے بچنے کے لئے اکثریتی فیصلہ یہ سامنے آیا کہ ارکان کو رقوم نہ دی جائیں۔ موٹر گاڑیوں کی ملک گیر کمپیوٹرائزیشن کرنے کی تجویز بھی منظور کر لی گئی۔

2 کھرب روپے کے ڈوبے ہوئے قرضے وصول کرنے کے لئے سختی برتنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

کراچی میں ایم کیو ایم کے دو مزید افراد قتل ہو گئے۔ گیارہ دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اورنگی توسیع کے علاقے غریب نواز کالونی میں دہشت گردوں نے دو نوجوانوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ لیاقت آباد' بلدیہ ٹاؤن' گارڈن اور خواجہ اجمیر نگری میں پولیس نے چھاپے مارے۔ کئی دہشت گرد فرار ہو گئے۔ غریب آباد میں زبردست پولیس مقابلہ کے بعد 7- دہشت گرد اسلحہ سمیت پکڑے گئے۔

ضیاء الحق نے کرپشن کی تھی ثبوت حاضر ہیں۔ یہ بات پیپلز پارٹی پنجاب کے نائب صدر راجہ پرویز اشرف نے اسلام آباد میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اب اعجاز الحق اپنے اعلان کے مطابق پھانسی چڑھنے کو تیار ہو جائیں۔ انہوں نے الزامات کی فہرست پیش کی جس کے تحت جنرل ضیاء الحق نے 1977ء میں اسلام آباد کے سیکٹر سیون میں اپنی بیگم شفیقہ ضیاء الحق کو پلاٹ الاٹ کیا۔ 1981ء میں اعجاز الحق کے نام پلاٹ الاٹ کر دیا۔ اس کے علاوہ روبینہ ضیاء الحق کے نام پلاٹ الاٹ کیا' ان کے برادر نسبتی ڈاکٹر بشارت الٰہی نے تین لاکھ ڈیوٹی ادا نہ کی' اعجاز الحق کے نام ایک اور پلاٹ راولپنڈی میں الاٹ کیا' لاہور اور پشاور میں اپنے نام پلاٹ الاٹ کیا' سابق صدر کے صاحبزادے اعجاز الحق نے ان تمام الزامات کو غلط قرار دیا۔

سوئس عدالت نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر فرد جرم لگانے کی سفارش کر دی ہے۔ سابق وزیر اعظم کے خلاف دو فرموں سے رشوت حاصل کر کے اسے سفید دھن میں تبدیل کرنے کی فرد جرم کا حکمنامہ سوئس پولیس اور وزارت انصاف کے توسط سے پاکستان میں سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانے کو پہنچایا جائے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اٹارنی جنرل پر کسی نے حملہ نہیں کیا البتہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں امریکہ میں بھی ایک دفعہ اٹارنی جنرل پر حملہ کیا گیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اچھا نہیں۔ برطانیہ میں بھی ایسے واقعات ہوئے۔ پاکستان کے چیف جسٹس کو بھی حملہ کر کے بھگا دیا گیا تھا۔

اٹارنی جنرل کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ کروں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بنوانے پر اٹارنی جنرل کے خلاف دعویٰ دائر کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ گوالمنڈی کا غنڈہ اعتراف کر چکا ہے کہ اس نے قرضہ لیا لیکن کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ اٹارنی جنرل کو انڈے ہی مارے تھے راکٹ لانچر تو نہیں مارا تھا۔

اٹارنی جنرل پر حملہ کے ملزموں کو سات روز کے ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔

پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ اٹارنی جنرل پر حملہ کے لئے غنڈے لاہور سے لائے گئے اس میں پیپلز پارٹی کے کارکن ملوث نہیں ہیں۔

امریکی سفارت خانوں کے باہر بموں کے دھماکوں کے شبہ میں پشاور کے نزدیک طورخم سے دو عرب باشندے اور دبئی سے ایک پاکستانی کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ اختر مینگل اور ان کے خسر اسلم بھوتانی کی اسمبلی سے نااہلی کے ریفرنس سپیکر نے الیکشن کمیشن کو بھجوا دیئے ہیں۔

ایم کیو ایم نے حکومت کا ساتھ چھوڑنے کے لئے الٹی میٹم کی میعاد جمعہ کے دن تک بڑھا دی ہے۔

حکومت پاکستان نے پاکستان سے امریکیوں کے انخلاء اور طالبان کے سوال پر دوست ممالک کو اعتماد میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ترکی ایران اور چین سمیت دوست ممالک کے خدشات دور کئے جائیں گے۔ دفتر خارجہ کے ذرائع نے بتایا ہے وسط ایشیا کی ریاستوں نے اپنی سلامتی کو درپیش خطرات کے پیش نظر ان ممالک سے مدد مانگی تھی۔ چین کو اس کے اپنے صوبہ سنکیانگ میں مسلم آبادی کی سرگرمیوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ صدیق کانجو اور دفتر خارجہ کے حکام اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع میں دورے شروع کریں گے۔

صوابی کے نزدیک پہور کینال کے پراجیکٹ میں مقامی نوجوانوں کو روزگار نہ دینے کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرے کے دوران مقامی پولیس اور مظاہرین میں تصادم کے نتیجہ میں ایک نوجوان ہلاک ہو گیا۔ یہ مظاہرہ ٹوپی میں کیا گیا۔ 10- افراد زخمی ہو گئے ڈی ایس پی سمیت 3- پولیس والے زخمی ہو گئے۔ 70- گرفتار کر لئے گئے۔

وزیر قانون خالد انور نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ بجلی پیدا کرنے والی نجی کمپنیوں کے خلاف نئے دستاویزی ثبوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں انہوں نے کہا کہ انڈی پنڈنٹ پاور پلانٹس کے مسئلے پر کسی وزارت یا احتساب بیورو کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں۔ دو کمپنیاں نرخ کم کرنے پر راضی ہو گئی ہیں۔

جماعت اسلامی کی نفاذ شریعت تحریک 20- اگست سے خیر آباد (سرحد) میں جلسے شروع ہو رہی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نئے و پرانے امراض کی بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور فون 211189
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
پریکٹیشنر از 1930ء کوالیفائیڈ ہومیو پیتھ
ذریعہ خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
● حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
☎ 214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نز سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
☎ آفس : 212764
گھر : 211379